www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

علم وعمل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

علم وعمل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

علم کی اَہمیت وفضیلت

برادرانِ اسلام! اسلام میں علم کو بڑی اَہمیت حاصل ہے، علم ایک ایسا نُور ہے جس سے دل ودماغ کو وُسعت اور نئ رَوشنی ملتی ہے، گفتگو کا سلیقہ آجاتا ہے، علم کی بدَولت انسان میں تحمل اور برداشت کا مادّہ پروان چڑھتا ہے، اچھے برے اور نیکی وگناہ کا فرق معلوم ہو جاتا ہے، علم ہمیں اعلی اَخلاقی اَقدار سے نہ صرف رُوشناس کراتا ہے، بلکہ انسانی کردار کی عظمت اور پستی کی گہرائیوں سے بھی آگاہ کرتا ہے، علم کی بدَولت حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر برتری عطا ہوئی، علم ایک ایسی دَولت ہے، جس کی ہر انسان کو زندگی بھر اَشدّ ضرورت رہتی ہے، تاریخ شاہد ہے کہ علم نے اَقوامِ عالَم کی تاریخ بدل کر رکھ دی۔

دینِ اسلام میں علم کی اَہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، وہ علم سے متعلق تھی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ۝۲ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ۝۳ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ۝۴ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ﴾[1] "پڑھیے اپنے رب تعالی کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھیے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔

خالقِ کائنات عزّوجلّ کی بارگاہ میں علم کی اَہمیت اور مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ اس نے نبئ کریم ﷺ کو اس جہاں میں مُعلّمِ کائنات بنا کر بھیجا؛ تاکہ وہ ہمیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیں، اور ان اَسرار ورُموز سے آگاہ فرمائیں جن کا ہمیں علم نہیں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَرۡسَلۡنَا فِیۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیۡكُمۡ وَ یُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ﴾[2]

"ہم نے تم میں تم میں سے ایک رسول بھیجا، کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا

---

(۱) پ ۳۰، العلق: ۱-۵.

(۲) پ ۲، البقرة: ۱۵۱.

ہے، اور تمہیں پاک کرتا، اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے، اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا"۔

اہلِ علم کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں ایک خاص مقام اور شان وشوکت حاصل ہے، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو وحی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[1] "اے حبیب! آپ ان سے فرما دیجیے! کہ کیا برابر ہیں جاننے والے اور اَنجان؟!" اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ بے علم اور اہلِ علم برابر نہیں، بلکہ اہلِ علم کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے۔

عزیزانِ محترم! علم کا حصول دَرجات میں بلندی کا اَہم ترین سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾[2] "تم میں سے جو ایمان لائے، اور وہ جن کو علم دیا گیا، اللہ تعالی ان کے درجے بلند فرمائے گا!"۔

نبیٔ مکرّم ﷺ نے ہم مسلمانوں کو خاص طَور پر یہ تاکید فرمائی ہے، کہ ہم اللہ تعالی سے علم میں اضافے کا سوال کرتے رہیں، قرآن مجید میں اللہ رب العالمین

---

(١) پ٢٣، الزمر: ٩.

(٢) پ ٢٨، المجادلة: ١١.

ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾[1] "اے محبوب! عرض کیجیے کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ عطا فرما!"۔

اسی طرح حدیثِ پاک میں سرورِ کونین ﷺ نے ہر مسلمان کے لیے حصولِ علم کو لازمی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»[2] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

حصولِ علم کی ترغیب دیتے ہوئے نبئ کریم ﷺ نے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً إِلَى الْجَنَّةِ»[3] "جو علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے، اللہ تعالی اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان کر دے گا"۔

عزیزانِ مَن! قرآن وحدیث میں اتنی زیادہ تاکید کے بعد، بحیثیت مسلمان ہمیں چاہیے کہ دینی ودنیاوی اعتبار سے ضروری علوم کے حصول کے لیے دن رات محنت وکوشش کریں؛ تاکہ ہماری دنیا وآخرت دونوں سَنوَر جائیں، اور ہم اُمّتِ مسلمہ کو اَقوامِ عالَم میں ایک باوقار مقام پر کھڑا کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

---

(١) پ١٦، طه: ١١٤.

(٢) "سنن ابن ماجه" المقدّمة، ر: ٢٢٤، صـ٤٧.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة، ر: ٢٦٩٩، صـ١١٧٣.

حصولِ علم کا مقصد

حضراتِ گرامی قدر! حصولِ علم کا مقصد صرف اور صرف اپنی ذات کا مفاد ہرگز نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ایسا علمِ نافع حاصل کرنا چاہیے، جس سے اپنی ذات کے ساتھ ساتھ مُعاشرے کے دیگر اَفراد کو بھی فائدہ پہنچایا جاسکے، مثال کے طَور پر اگر کوئی شخص حافظ و قاری یا عالمِ دین ہے، تو لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دے، اور انہیں بھی گمراہی سے بچانے میں اپنا کردار ادا کرے، غیر مسلموں کو دینِ اسلام کا پیغام سمجھنے میں اُن کی مدد کرے، اسی طرح اگر کوئی شخص ڈاکٹر ہے تو وہ کم سے کم فیس کے ذریعے لوگوں کا علاج کرنے کی کوشش کرے؛ تاکہ غریب سے غریب شخص کی بھی اس تک رَسائی ممکن ہو سکے، اگر کوئی شخص ٹیچر ہے تو وہ بچوں کو اچھی تعلیم وتربیت دے کر مُعاشرے کا ایک اچھا فرد بننے میں اُن کی مدد کرے۔ اس کے برعکس ایسے علم کا حصول جو بے فائدہ ہو، یا اُس سے مستفید ہونا غربت کے سبب عام آدمی کے بس کی بات نہ ہو، اُس سے اللہ رب العالمین کی پناہ مانگنی چاہیے، حدیثِ پاک میں ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے عرض کی: «اَللّٰھُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ»[1]

"اے اللہ! میں بے فائدہ علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں!"۔

میرے پیارے بھائیو! اللہ تعالی کی بارگاہ میں جب بھی حصولِ علم کے لیے دعا کریں، تو علمِ نافع کی دعا کریں؛ کیونکہ علم کسی ایسی چیز کا نام نہیں جسے سنبھال کر

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب الذکر والدعاء ...إلخ، ر: ٦٩٠٦، صـ١١٨١.

تجوریوں میں رکھا جائے، یہ تو ایسی دَولت ہے جسے کوئی چُرا نہیں سکتا، اس دَولت کو اللہ تعالی کی مخلوق پر جتنا خرچ کیا جائے، اس کے ذریعے جتنا انہیں نفع پہنچایا جائے، یہ دَولت مزید بڑھتی چلی جاتی ہے، حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "ليس العلمُ ما حُفِظَ، [بل] العلمُ ما نَفَعَ"(۱) "علم وہ نہیں جو سنبھال کر رکھا جائے، بلکہ علم تو وہ ہے جو (لوگوں کو) نفع پہنچائے"۔

علم وعمل میں مطابقت کی اَہمیت وفضیلت

عزیزانِ گرامی قدر! دینِ اسلام میں علم کے ساتھ ساتھ عمل کو بھی بڑی اَہمیت حاصل ہے، علم وعمل ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں، علم کے بغیر عمل، اور عمل کے بغیر علم کوئی خاص مفید نہیں۔ دنیا وآخرت کی سعادتوں، کامیابیوں اور کامرانیوں کا تمام دارومدار عمل پر موقوف ہے، نیک عمل اللہ رب العالمین کی اِطاعت وفرمانبرداری کا دوسرا نام ہے، صالح اَعمال ہی تہذیب وتمدّن کی بنیاد اور اَقوامِ عالَم کی ترقی کی ضمانت ہیں، جس قوم نے محنت کو اپنا شیوہ بنایا، اور اپنے علم پر عمل کیا، کامیابی وکامرانی اس کا مقدّر ٹھہری، اور جن لوگوں نے علم حاصل نہ کیا، یا اپنے علم پر عمل نہ کیا، وہ دنیا وآخرت دونوں میں ذلیل ورُسوا ہوئے۔

---

(۱) "حلية الأولياء" الإمام الشافعي، ر: ۱۳۳٦٦، ۹/ ۱۳۱.

عزیزانِ مَن! اپنے علم پر عمل ہی ایک اچھے اور کامیاب انسان کی پہچان ہے، جو شخص اپنے علم سے استفادہ کرتے ہوئے نیک اعمال بجالائے گا، بارگاہِ الٰہی سے اُس کو اِس کی محنت وکوشش کا پورا پورا اَجر دیا جائے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۞ وَاَنَّ سَعۡيَهٗ سَوۡفَ يُرٰى ۞ ثُمَّ يُجۡزٰىهُ الۡجَزَآءَ الۡاَوۡفٰى﴾[1] "آدمی اپنی کوشش ہی کا نتیجہ پائے گا، اور اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی، پھر اُس کا بھرپُور بدلہ دیا جائے گا"، اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں، کہ "آدمی بتقضائے عدل وہی کچھ پائے گا جو اُس نے کیا ہو گا، اور اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے جو چاہے عطا فرمائے"[2]۔

نیک اعمال بجالانے کی ترغیب دیتے ہوئے ایک اَور مقام پر خالقِ کائنات عزّوجلّ نے مزید ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ﴾[3] "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو، اور اپنے رب تعالی کی بندگی کرو، اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ!"، یعنی ہمیشہ

---

(۱) پ۲۷، النّجم: ۳۹- ۴۱.

(۲) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" صـ۸۴۲۔

(۳) پ۱۷، الحج: ۷۷.

اچھے اَخلاق اور درست مُعاملات اختیار کرو، اپنے نفس اور دیگر دوست اَحباب کو نیکی کی طرف مائل کرو، انہیں راہِ راست پر لاؤ۔

لہذا جو لوگ اپنے علم وعمل میں مطابقت پیدا کرتے ہوئے، لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے ہیں، اپنے ظاہر وباطن کو ستھرا رکھتے ہیں، کثرت سے اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں، وہ بہترین اعمال وصفات کے حامل لوگ ہیں، اور انہی کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ﴾[1] "یقیناً جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں"۔ اور انہی لوگوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل وکرم، بہترین جزا، اور مغفرت کی بِشارت کا وعدہ فرمایا ہے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾[2] "ایمان والے نیک لوگوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے!"۔

---

(١) پ٣٠، البیّنة: ٧.

(٢) پ٦، المائدة: ٩.

علم وعمل میں تضاد کی مذمّت

میرے بھائیو! جو شخص علم حاصل کرکے اس پر خود عمل پیرا نہ ہو، اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتا ہو، یا اس کا عمل، اس کے علم کے مُنافی ہو، اللہ تعالی اس سے اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾(۱) "کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو، اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو! حالانکہ تم کتابُ اللہ پڑھتے ہو! تو کیا تمہیں عقل نہیں؟"۔

اللہ ربّ العزّت کو انسان کے قول وفعل اور علم وعمل میں تضاد ہرگز پسند نہیں، ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾(۲) "اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ (بات) جو تم (خود) نہیں کرتے، کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ (دوسروں کو) وہ کہو جو (خود) نہ کرو!"۔

حضراتِ گرامی قدر! اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرنے والے یہودیوں کو، قرآنِ پاک میں اُس گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہو، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

---

(۱) پ۱، البقرة: ٤٤.

(۲) پ۲۸، الصف: ۲، ۳.

يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا﴾[1] "اُن کی مثال جن پر توریت رکھی (اُتاری) گئی تھی، پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی (یعنی اس کی تعلیمات پر عمل نہ کیا)، اُس گدھے کی طرح ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ہوئے ہو"۔

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں مُفسّرِ شہیر صدر الافاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "یہی حال اُن یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں، اس کے الفاظ رٹتے ہیں، اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے، اس کے مطابق عمل نہیں کرتے، اور یہی مثال ان لوگوں پر بھی صادِق آتی ہے جو قرآنِ کریم کے مَعانی کو نہ سمجھیں، اس پر عمل نہ کریں، اور اس سے اِعراض کریں"[2]۔ (یعنی منہ پھیر لیں)

جو لوگ اپنے علم وعمل میں مُطابقت نہیں رکھتے، اُن کے بارے میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؏

علم چنداں کہ بیشتر خوانی
چوں عمل در تو نیست نادانی!
نہ محقّق بود نہ دانش مند
چار پائے بر وکتابے چند!

---

(۱) پ۲۸، الجمعة: ۵.

(۲) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" صـ۱۰۲۴۔

"علم چاہے جتنا حاصل کرلیا جائے، اگر اس کے مطابق عمل نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے، ایسا شخص نہ محقق کہلانے کے قابل ہے نہ دانشمند، بلکہ ایسے بے عمل شخص کی مثال اس چوپائے (جانور) کی سی ہے، جس پر ڈھیر ساری کتابیں لدی ہوں، اور وہ اس سے مستفید ہونے سے عاری ہو!"۔

خود احتسابی کا عمل

عزیزانِ مَن! ان تمام آیات واحادیث اور اقوال سے ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ کسی بھی انسان، بالخصوص مسلمان کے قول وفعل یا علم وعمل میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے شب وروز کا جائزہ لے، اور خود احتسابی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے علم وعمل میں پائی جانے والی، کوتاہیوں پر غور کرکے انہیں دُور کرنے کی کوشش کرے!۔

علاوہ ازیں جو لوگ علم ہونے کے باوجود عمل کے جذبے سے محروم ہیں، وہ اپنے اَسلاف کی سیرت وکردار سے متعلق دینی کتب کا مُطالعہ کریں؛ تاکہ ان کے اندر بھی عمل کا جذبہ پیدا ہو، اور جو لوگ بغیر علم کے عمل کرنے میں مصروف ہیں، اللہ کریم انہیں یہ بات سمجھنے کی توفیق دے، کہ کوئی بھی عمل بغیر علم کے مفید نہیں ہوسکتا، آمین!۔

دعا

اے اللہ ! ہمارے علم و عمل میں اضافہ فرما، ہمیں علمِ نافع عطا فرما، ہمیں اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرما، ہمارے ٹوٹے پھوٹے اعمال کو شرفِ قبول عطا فرما، اپنی اور اپنے رسولِ کریم ﷺ کی اِطاعت کی توفیق عطا فرما، اے اللہ ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، ہمیں نیک وصالح مسلمان بنا۔

اے اللہ ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب ! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے

لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.